عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب ابومحمد المدنی (۱)

رضا حسن

نام ونسب:

عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی الھاشمی، ابومحمد المدنی۔

آپ چوتھے طبقے کے تابعین میں سے تھے اور صحاح ستہ میں آپ کی روایات سنن ابو داؤد، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کے دادا محترم عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ اور آپ کی والدہ محترمہ زینب الصغریٰ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ اس طرح آپ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے طالبی تھے۔

شیوخ واساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں کئی صحابہ شامل ہیں مثلاً: انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، الربیع بنت معوذ، اور عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ اور تابعین میں سے سید التابعین سعید بن المسیب، عطاء بن یسار، علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بابن الحنفیہ رحمہم اللہ، وغیرہ آپ کے شیوخ میں سرِ فہرست ہیں۔

تلامذہ:

آپ سے بشر بن المفضل، حماد بن سلمہ، زائدہ بن قدامہ، زھیر بن معاویہ الجعفی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شریک بن عبد اللہ القاضی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن سعید القطان، فلیح بن سلیمان، معمر بن راشد، اور ابواسحاق السبیعی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حدیث میں آپ کی ثقاہت کے مسئلے میں محدثین کے درمیان شدید اختلاف پایا جاتا ہے لیکن جمہور محدثین اور جرح وتعدیل کے اصول و ضوابط کے مطابق آپ ثقہ وصدوق ہیں اور آپ کی حدیث کم ازکم حسن کے درجے کی ہوتی ہے۔ ابن عقیل کے متعلق مفصل تحقیق درج ذیل ہے۔

جارحین کے اقوال

درج ذیل محدثین سے آپ پر جرح منقول ہے:

۱۔ امام سفیان بن عیینہ (المتوفی: ۱۹۸ھ) سے سعید بن نصیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

أَرْبَعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُمْسَكُ عَنْ حَدِيثِهِمْ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فُلانٌ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَهُوَ الرَّابِعُ.

قریش میں سے چار لوگ ایسے ہیں جن کی حدیث سے اجتناب کرنا چاہیے، میں (سعید) نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) فلاں شخص (۲) علی بن زید (۳) یزید بن ابی زیاد (۴) اور چوتھا عبداللہ بن محمد بن عقیل۔ [الضعفاء الکبیر: ۲۹۸/۲، واسناده حسن]۔

ایک دوسرے مقام پر امام ابن عیینہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ. [الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲۹۹/۲، و الجرح والتعديل: ۱۵٤/۵]۔

ابومعمر القطیعی بیان کرتے ہیں کہ:

كان بن عيينة لا يحمد حفظ بن عقيل. [الجرح والتعديل: ۱۵٤/۵، اسناده صحيح]۔

نوٹ: اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن عقیل کا حافظہ باقی ثقہ محدثین کی طرح نہ تھا، لیکن کیا ان کا حافظہ اس قدر گیا گزرا تھا کہ ان کی حدیث کو ضعیف کے درجے تک لا پہنچائے؟ اس بات کی توضیح اس جرح میں نہیں ملتی لیکن اگر دوسرے محدثین کے اقوال کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کا حافظہ کمزور ضرور تھا لیکن اتنا نہیں کہ وہ ضعیف الحدیث ہو جائیں بلکہ وہ صرف صحیح الحدیث سے گرتے ہوئے حسن الحدیث کے درجے پر پہنچے۔ لہٰذا امام ابن عیینہ کی جرح ابن عقیل کے حسن الحدیث ہونے کے منافی نہیں۔

۲۔ امام علی بن عبداللہ المدینی (المتوفی: ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ ضَعِيفا. [سؤالات ابن ابی شیبه لابن المدینی:۸۸/۱، ت ۸۱]۔

۳۔ امام یحییٰ بن معین (المتوفی:۲۳۳ھ) نے فرمایا:

لیس بذاک. [تاریخ ابن ابی خیثمه:۱۲٤/۲، و الجرح والتعدیل: ۱۵٤/۵]۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

ضعیفُ الحدیث. [الضعفاء العقیلی:۱۰۷/۲]۔

امام ابن معین کے مزید اقوال کے لیے دیکھئے:[موسوعة اقوال یحییٰ بن معین: ج: ۳، ص: ۱۳۰-۱۳۲]۔

نوٹ: یہ جرح تین وجوہ کی بناء پر مردود ہے:

اول: امام یحییٰ بن معین اپنے تشدد کی وجہ سے مشہور ہیں۔

دوم: یہ جرح بلا بیان السبب اور غیر مفسر ہے۔

سوم: یہ جرح جمہور کے خلاف ہے۔

۴۔ محمد بن راشد الخزاعی (المتوفی: بعد ۱۶۰ھ) کہتے ہیں:

لیس بذاک. [تاریخ ابن ابی خیثمه:۲۸۸/۲، اسناده صحیح]۔

۵۔ امام محمد بن سعد کاتب الواقدی (المتوفی: ۲۳۰ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ مُنْكَرَ الْحَدِيثِ لَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعِلْمِ. [الطبقات الكبرى:۲٦٤/۱]۔

٦۔ امام ابوزرعہ الرازی (المتوفی:۲٦٤ھ) فرماتے ہیں:

یختلف عنه في الأسانيد. [الجرح والتعديل:۱۵۳/۵]۔

نوٹ: یہ کوئی مستقل تضعیف نہیں ہے۔

۷۔ امام ابوحاتم الرازی (المتوفی:۲۷۵ھ) فرماتے ہیں:

لين الحديث ليس بالقوی ولا ممن يحتج بحديثه يكتب حديثه وهو أحب الى من تمام بن نجيح. [الجرح والتعديل: ۱۵۳/۵]۔

نوٹ: امام ذہبی امام ابوحاتم کے متعلق فرماتے ہیں:

إِذَا وَثَّقَ أَبُو حَاتِمٍ رَجُلاً فَتَمَسَّكْ بِقَوْلِهِ، فَإِنَّهُ لاَ يُوَثِّقُ إِلاَّ رَجُلاً صَحِيْحَ الحَدِيْثِ، وَإِذَا لَيَّنَ رَجُلاً، أَوْ قَالَ فِيْهِ: لاَ يُحْتَجُّ بِهِ، فَتَوَقَّفْ حَتَّى تَرَى مَا قَالَ غَيْرُهُ فِيْهِ، فَإِنْ وَثَّقَهُ أَحَدٌ، فَلاَ تَبْنِ عَلَى تَجْرِيْحِ أَبِي حَاتِمٍ، فَإِنَّهُ مُتَعَنِّتٌ فِي الرِّجَالِ، قَدْ قَالَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ رِجَالِ (الصِّحَاحِ): لَيْسَ بِحُجَّةٍ، لَيْسَ بِقَوِيٍّ، أَوْ نَحْو ذَلِكَ. [سير اعلام النبلاء:۲٦۰/۱۳]۔

۸۔ امام ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی (المتوفی:۲۵۹ھ) فرماتے ہیں:

توقف عنه عامة ما يروي غريب. [احوال الرجال للجوزجانی:ت ۲۳٤]۔

۹۔ امام ابوجعفر العقیلی (المتوفی:۳۲۲ھ) نے انہیں اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر کیا ہے۔[۲۹۸/۲ ت ۸۷۲]۔

۱۰۔ امام ابواحمد بن عدی الجرجانی (المتوفی: ۳٦۵ھ) فرماتے ہیں:

ويكتب حديثه. [الكامل:۲۰۹/۵]۔ اس طرح کے الفاظ سے تضعیف ہی مراد ہوتی ہے۔

۱۱۔ امام ابوحفص بن شاہین (المتوفی:۳۸۵ھ) نے انہیں اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر کیا ہے۔[۱۱۸/۱]۔

۱۲۔ امام ابن حبان البستی (المتوفی:۳۵٤ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ عبد الله من سَادَات الْمُسلمين من فُقَهَاء أهل الْبَيْت وقرائهم إِلَّا أَنه كَانَ رَدِيء الْحِفْظ كَانَ يحدث عَن التَّوَهُّم فَيَجِيء بالْخَبَر على غير سننه فَلَمَّا كثر ذَلِك فِي أخباره وَجب مجانبتها والاحتجاج بضدها. [المجروحين لابن حبان: ۳/۲]۔

۱۳۔ امام ابوالحسن الدارقطنی (المتوفی:۳۸۵ھ) فرماتے ہیں:

ليس بالقوی.[العلل الدارقطنی:۱۷٤/۱]۔

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

ضعیف.[العلل:۲۲۲/۳]۔

۱٤۔ امام ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری (المتوفی:۴۰۵ھ) فرماتے ہیں:

عمر فساء حفظه فحدث على التخمين. [سؤالات السجزی للحاكم:۱۰٤/۱]۔

اس جرح کا تعلق مطلقاً تضعیف سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اختلاط سے ہے۔ اور نیچے تعدیل کے اقوال میں بیان کیا جائے گا کہ امام حاکم نے ابن عقیل کی صراحتاً توثیق بھی کر رکھی ہے۔ جہاں تک اختلاط کا تعلق ہے تو ابن عقیل سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اسی لیے حافظ ابن حجر نے بھی ان کے اختلاط والی بات کو بالجزم ہرگز ذکر نہیں کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ ابن حجر کے نزدیک بھی ان کا اختلاط ثابت نہیں ہے۔

۱۵۔ امام خطیب بغدادی نے ابن عقیل کی ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

الاضطراب فيه من ابن عقيل فانه كان سیء الحفظ. [تاریخ دمشق لابن عساکر:۲٦٦/۳۲، واسناده صحیح]۔

ظاہر ہے کہ اگر کوئی ثقہ راوی بھی حدیث میں اضطراب کرے تو وہ قابل قبول نہیں ہوتا تو جب کوئی ثقہ متکلم فیہ راوی ایسا کرے تو وہ بدرجہ اولیٰ مردود ہوگا اور اس کے ثبوت کی تقویت کے لیے اس راوی کے متکلم

فیہ ہونے سے ہی حجت پکڑی جائے گی چاہے وہ عام طور پر ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔ اقتباس سے یہاں بھی یہی کچھ لگتا ہے۔

۱۶۔ حافظ ابوالفرج ابن الجوزی (المتوفی:۵۹۷ھ) نے انہیں اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر کیا ہے۔[۱٤۰/۲]۔

نوٹ: امام ابن الجوزی کا شمار متشدد ترین محدثین میں سے ہوتا ہے۔ آپ ہر اس شخص کو اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں ذکر کر دیتے ہیں جس پر ذرا سی بھی جرح منقول ہو اور توثیق کا ایک قول بھی نقل نہیں کرتے۔ اسی لیے امام ذہبی ابن الجوزی کی کتاب ''الضعفاء'' کے متعلق فرماتے ہیں:

وقد أورده أيضا العلامة أبو الفرج ابن الجوزی فی ''الضعفاء''، ولم يذكر فيه أقوال من وثقه، وهذا من عيوب كتابه، يسرد الجرح ويسكت عن التوثيق. [ميزان الاعتدال: ۱٦/۱]۔

۱۷۔ علامہ شرف الدین النووی (المتوفی:٦۷٦ھ) فرماتے ہیں:

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ. [المجموع شرح المهذب:۔ ٤۳۵/۱]۔

۱۸۔ علامہ نورالدین الہیثمی (المتوفی:۸۰۷ھ) ایک حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَفِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ. [مجمع الزوائد: ۱۷/۱]۔

یہ قول علامہ ہیثمی کی توثیق کے خلاف ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ ممکن ہے کہ ہیثمی نے یہاں تضعیف نسبتی مراد لی ہو۔

۱۹۔ علامہ شہاب الدین البوصیری (المتوفی:۸٤۰ھ) ایک حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لِضَعْفِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ. [اتحاف الخيرة: ۷۰/۱، ح: ۱۰]۔

یہ قول بھی علامہ بوصیری کی دوسری جگہ پر توثیق کے مترادف ہے۔

۲۰۔ علامہ بدرالدین العینی الحنفی (المتوفی:۸۵۵ھ) ابن عقیل اور ایک دوسرے راوی پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَكِلَاهُمَا ضعيفان. [عمدة القاری:۳۰٤/۷]۔

☆ ۔ ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف بابن القیسرانی (المتوفی:۵۰۷ھ) فرماتے ہیں:

وَعَبْدُ اللّٰهِ هَذَا ضَعِيفٌ جِدًّا. [تذكرة الحفاظ: ۱۱۱/۱]۔

لیکن ابن القیسرانی خود ضعیف ہے۔

☆۔ امام ابن خزیمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

لا أحتج بابن عقيل لسوء حفظه. [تاريخ دمشق لابن عساكر: ۲٦٦/۳۲]۔

اولاً: یہ قول امام ابن خزیمہ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ ان سے یہ قول روایت کرنے والا شخص ابوبکر محمد بن جعفر، مجہول الحال ہے۔ اگر اس سے مراد المزنی ہے تو وہ یقیناً مجہول الحال ہے لیکن اگر اس سے مراد محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ ہے تو وہ بھی صرف مقبول ہے کیونکہ اس کی توثیق امام حاکم کے علاوہ اور کسی سے ثابت نہیں ہے، واللہ اعلم۔

ثانیاً: اس قول کے برعکس نیچے تعدیل کے اقوال میں بیان کیا جائے گا کہ امام ابن خزیمہ نے ابن عقیل سے اپنی کتاب الصحیح اور کتاب التوحید دونوں میں حجت پکڑی ہے۔

☆ ۔ ابوعبید الآجری امام ابوداؤد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

كان سيء الحفظ. [سؤالات الآجری:۳۵/۵]۔

لیکن الآجری مذکور کی توثیق خود نامعلوم ہے۔ لہٰذا یہ قول غیر مقبول ہے۔

☆ ۔ مروی ہے کہ امام ابواحمد الحاکم (المتوفی:۳۷۸ھ) نے فرمایا:

ليس بذلک المتين المعتمد. [تاريخ دمشق لابن عساكر: ۲۵۸/۳۲]۔

اس قول کے راوی ''ابوبکر الصفار'' کی توثیق نامعلوم ہے۔

☆ ۔ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمود الکعبی البلخی (المتوفی: ۳۱۹ھ) نے ابن عقیل کو اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے۔[۳۹۱/۲ ت ۱۱۳۳]۔

ابوالقاسم البلخی مذکور خود ایک متروک شخص تھا۔ یہ معتزلہ کے سرداروں میں سے ایک تھا اور محدثین پر طعن و تشنیع کے لیے مشہور تھا۔ اس کام کے لیے اس نے علیحدہ سے ایک کتاب جمع کر رکھی ہے جس کا نام ہے ''الطعن علی المحدثین''۔ بعض نے تو اس پر کفر کا الزام بھی لگایا ہے۔

معدلین کے اقوال

۱۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی (المتوفی:۱۹۸ھ) نے ابن عقیل سے روایت لی ہے، چنانچہ امام عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ يَحْيَى، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ. [الضعفاء الكبير للعقيلی:۲۹۸/۲، والكامل لابن عدی:۱۱۲/۲، والجرح والتعديل:۱۵۳/۵، واسناده صحيح]۔

نوٹ: امام ابن مہدی اپنے نزدیک صرف ثقہ راوی سے ہی

روایت بیان کرتے تھے۔

۲۔ امام یحییٰ بن سعید القطان (المتوفی:۱۹۸ھ) نے بھی ابن عقیل سے روایت بیان کی ہے۔ دیکھیں امام عمرو الفلاس کا مذکورہ بالا قول۔

نوٹ: امام یحییٰ القطان بھی اپنے نزدیک صرف ثقہ راوی سے ہی روایت کرتے تھے۔ اس کے برعکس امام علی المدینی فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ. [الضعفاء الكبير:۲/۲۹۸]۔

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر امام علی المدینی نے یحییٰ بن سعید کو ابن عقیل سے روایت کرتے نہیں سنا تو انہوں نے کبھی ان سے روایت کی ہی نہیں! خاص کر جب امام عمرو بن علی الفلاس صراحتاً فرما رہے ہیں کہ انہوں نے براہ راست یحییٰ بن سعید کو ابن عقیل سے روایت کرتے سنا ہے۔ لہٰذا صرف علی المدینی کا نہ سننا مضر نہیں ہے۔ بہر حال اثبات کو نفی پر تقدیم حاصل ہے۔

۳۔ امام بخاری

۴۔ امام اسحاق بن راہویہ

۵۔ امام احمد بن حنبل

۶۔ امام الحمیدی عبداللہ بن زبیر المکی

امام ابوعیسیٰ الترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں: کہ میں نے امام بخاری سے عبداللہ بن محمد بن عقیل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَإِسْحَاق بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ.

یعنی احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، اور الحمیدی ان کی حدیث سے حجت لیتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا: کہ وہ مقارب الحدیث (یعنی حسن الحدیث) تھے۔ [سنن الترمذی:۱/۸، والعلل الکبیر للترمذی:۱/۲۲ ت ۲]۔

ایک دوسری جگہ امام بخاری نے ابن عقیل کی بیان کردہ ایک حدیث کو "حسن" قرار دیا۔ [العلل الکبیر للترمذی:۱/۵۸]۔

۷۔ امام ابوعیسیٰ الترمذی (المتوفی:۲۷۹ھ) نے ابن عقیل کی کئی احادیث کی تصحیح و تحسین کی ہے۔ دیکھیں: [سنن الترمذی: ح ۳، ۳۳، ۳۴، ۱۲۸، ۹۹۷، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۴۵۷، ۲۰۹۲، ۲۴۵۷، ۲۷۹۷، ۳۰۱۰، ۳۵۵۸، ۳۷۳۰]۔

اور ایک جگہ پر امام ترمذی ابن عقیل کے متعلق فرماتے ہیں:

هُوَ صَدُوقٌ. [۱/۸]۔

۸۔ امام ابوالحسن العجلی (المتوفی:۲۶۱ھ) نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں ذکر کیا اور فرمایا:

تابعي، ثقة، جائز الحديث. [۱/۲۷۷ ت ۸۸۰]۔

۹۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی:۳۱۰ھ) نے ابن عقیل کی کئی احادیث تہذیب الآثار میں روایت کیں ہیں اور ان کی اسانید پر صحت کا حکم بھی لگایا ہے۔ [بحوالہ اکمال تهذيب الكمال:۸/۱۸۰]۔

۱۰۔ امام ابن خزیمہ (المتوفی:۳۱۱ھ) نے ابن عقیل سے اپنی صحیح میں حجت پکڑی ہے۔ انہوں نے ایک باب باندھا اور اس میں صرف ابن عقیل کی ہی ایک روایت بیان کی۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ یہ سند ان کے نزدیک صحیح ہے۔ دیکھیں: [ح:۱۴٦۹]۔

امام ابن خزیمہ نے ان سے اپنی کتاب "التوحید" میں بھی روایت کی ہے۔ دیکھیں: [ح: ۸۰۳، ۹۰٤]۔ اور اس کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ صرف صحیح اسانید سے ہی روایت کریں گے، چنانچہ فرماتے ہیں:

وبما ثبت وصح عن نبيا صلى الله عليه وسلم بالأسانيد الثابتة الصحيحة بنقل أهل العدالة موصولا إليه. [مقدمہ کتاب التوحید: ص:۱۱]۔

۱۱۔ امام ابوعوانہ الاسفرائینی (المتوفی:۳۱٦ھ) نے ابن عقیل کی روایت کی تصحیح کی ہے۔ دیکھیں: [صحيح ابى عوانه: ح: ٦١٢٢]۔

۱۲۔ امام ابوبکر البزار (المتوفی:۳۱۳ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

وَإِسْنَادُهُ صَالِحٌ. [مسند البزار:۹/۱۹۱]۔

۱۳۔ امام ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری (المتوفی:۴۰۵ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه لتفرد عبد الله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب، ولما نسب إليه من سوء الحفظ، وهو عند المتقدمين من أئمتنا ثقة مأمون. [المستدرك على الصحيحين للحاكم:۱/۴۳۱، ح: ۲۴۱]۔

ایک دوسرے جگہ پر ابن عقیل کے متعلق فرمایا:

هو مستقيم الحديث. [۱/۲۵۳ ح: ۵٤۰]۔

اور ایک دوسرے مقام پر ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرمایا:

ورواته عن آخرهم ثقات. [۳/۳۹۷ ح: ۵۵۰۳]۔

۱۴۔ امام حسین بن مسعود البغوی (المتوفی:۵۱٦ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

هذا حديث حسن. [شرح السنه:۱۷، ح:۸ ۵۵]۔

۱۵۔ امام ابن الجارود (المتوفی:۳۰۷ھ) نے ابن عقیل سے

روایت کرکے اس کی تصحیح کی ہے۔[المنتقی: ۱۷۲/۱ ح: ٦٨٦]۔

۱۶۔ امام ابن حزم الاندلسی (المتوفی: ۴۵٦ھ) نے المحلی میں ابن عقیل سے کئی جگہوں پر حجت پکڑی ہے۔ دیکھیں:[۲۲۷/۳، ۱۹۹/٤، ۵۱/۹]۔ وغیرہ۔

اور امام ابن حزم نے المحلی کے مقدمہ میں صراحت کی ہے کہ وہ صرف صحیح حدیثوں سے ہی حجت پکڑتے ہیں جنہیں ثقہ راوی روایت کریں۔

۱۷۔ امام ابن عبدالبر الاندلسی (المتوفی: ۴۶۳ھ) نے ابن عقیل کی ایک منفرد روایت کے متعلق فرمایا:

وَهُوَ خَبَرٌ حَسَنٌ.[الاستذکار: ۱۳۱/۵]۔

نوٹ: حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ امام ابن عبدالبر نے ابن عقیل کے بارے میں فرمایا:

هو أوثق من كل من تكلم فيه.[تهذيب التهذيب: ۱۵/٦]۔

لیکن یہ قول امام ابن عبدالبر کی کسی کتاب میں ہمیں نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۱۸۔ امام ابوبکر بن الاعرابی (المتوفی: ۵۴۳ھ) ابن عقیل کی ایک روایت کی تصحیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رواه أبو داؤد بسند صحيح فقال حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي عقيل عن محمد بن الحنفية عن علي فذكره و هذا اصح من سند أبي عيسى.[عارضه الاحوذی: ۲۱/۱]۔

۱۹۔ امام ابن عساکر الدمشقی (المتوفی: ۵۷۱ھ) ابن عقیل کی ایک منفرد روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

حسن غريب.[معجم ابن عساکر: ۲۹۷/۱]۔

۲۰۔ حافظ عبدالحق الاشبیلی (المتوفی: ۵۸۱ھ) نے ابن عقیل کی روایات کو احکام الشریعہ الصغری الصحیحہ میں ذکر کیا ہے۔ دیکھیں:[ص: ۲۵۲، ۳۳۳، ۷۱٤]۔ اور اس کتاب کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے: کہ وہ اس میں صرف صحیح اسانید والی حدیثیں نقل کریں گے، چنانچہ کتاب کے مقدمہ میں آپ فرماتے ہیں:

وتخيرتها صحيحة الإسناد معروفة عند النقاد، قد نقلها الأثبات، وتداولها الثقات. [ص: ۷۱]۔

۲۱۔ حافظ ابن الاثیر (المتوفی: ٦۰٦ھ) ان کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح معمول به.[الشافی فی شرح مسند الشافعی: ۵۰٦/۱]۔

۲۲۔ امام ضیاء المقدسی (المتوفی: ٦۴۳ھ) نے ابن عقیل کی کئی حدیثوں کی تصحیح کی ہے۔ دیکھیں:[المختارہ: ح: ۷۰۲/٦، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۸، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳٤، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸٦، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹......]۔ وغیرہ۔

۲۳۔ حافظ ابو الحسن ابن القطان الفاسی (المتوفی: ٦۲۸ھ) فرماتے ہیں:

عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل ، وَهُوَ مُخْتَلف فِيهِ ، ضعفه قوم بسوء الْحِفْظ ، فَالْحَدِيث من أَجله حسن.[۹۷/٤]۔

۲۴۔ حافظ ابن خلفون (المتوفی: ٦۳٦ھ) نے ابن عقیل کو اپنی کتاب ”الثقات“ میں ذکر کیا اور فرمایا:

كان رجلا صالحا موصوفا بالعبادة والفضل والصدق. بحوالہ [اکمال تهذيب الكمال: ۱۸۱/۸]۔

۲۵۔ حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (المتوفی: ٦۵٦ھ) ابن عقیل کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وَإِسْنَاد هَذِه جيد.[الترغيب والترهيب: ۳۲۷/۲]۔

ایک دوسری جگہ پر ابن عقیل کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد حسن.[۳۷۷/۲، و ۱۰/۳]۔

مزید ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

وَإِسْنَاد أَحْمد لَا بَأْس بِهِ.[۲۸۹/۳]۔

۲٦۔ حافظ عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی (المتوفی: ۷۰۵ھ) ابن عقیل کی حدیث کی تحسین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رواه إحمد بإسناد حسن.[المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح: ص: ٤٤۵ ح: ۹۲۰]۔

اور ابن عقیل کی ایک دوسری حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

رواه أبو يعلى والبزار بإسناد صحيح.[المتجر الرابح: ص: ۱۳۳ ح: ۲٦۵]۔

۲۷۔ امام شمس الدین الذہبی (المتوفی: ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل حسن الحَدِيث. [المغنی للذهبی: ۳۵٤/۱ ت ۳۳۳۷]۔

ایک دوسری جگہ پر فرماتے ہیں:

قُلْتُ: لاَ يَرْتَقِي خَبَرُهُ إِلَى دَرَجَةِ الصِّحَّةِ وَالاحْتِجَاجِ.[سیر اعلام النبلاء: ۲۰۵/٦]۔

مزید فرماتے ہیں:

قلت: حديثه في مرتبة الحسن.[ميزان الاعتدال: ٤۸۵/۲]۔

۲۸۔ حافظ ابن مفلح المقدسی الحنبلی (المتوفی: ۷٦۳ھ) ان کی حدیث کی تحسین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حَدِيثٌ حَسَنٌ. [الآداب الشريعة: ۱٤۸/۱]۔

اور ایک دوسرے مقام پر ان کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. [١٦٤/٣]۔

۲۹۔ حافظ محمد بن ابراہیم بن اسحاق، صدر الدین، المناوی (المتوفی:۸۰۳ھ) ابن عقیل کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

فی سندہ عبد اللہ بن عقیل وھو حسن الحدیث. [کشف المناھج والتناقیح فی تخریج الاحادیث المصابیح:٤٢٨/٤-٤٢٩]۔

۳۰۔ حافظ ابو الفضل العراقی (المتوفی:۸۰٦ھ) ابن عقیل کی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. [طرح التثریب فی شرح التقریب للعراقی: ١٠٨/٢]۔

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ. [طرح التثریب:١٥٣/٤]۔

۳۱۔ حافظ ابن الملقن (المتوفی:۸۰٤ھ) ابن عقیل پر محدثین کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قلت: لا یضرہ لأنَّ الأكثرين احتجوا به. [خلاصہ البدر المنیر لابن الملقن:٧٧/١]۔

۳۲۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی:۷۷٤ھ) ان کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

إسنادہ جید. [جامع المسانید والسنن:٥٧٠/٤، و طبقات الشافعیین: ١٩٣/١]۔

۳۳۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ (المتوفی:۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ثِقَةٌ صَدُوق لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ بِجَرْحٍ أَصْلًا. [تھذیب سنن ابی داؤد:١١٧/١، دوسرا نسخہ ١٨٣/١]۔

۳۴۔ حافظ ابن حجر العسقلانی (المتوفی:۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

صدوق فی حدیثہ لین ویقال تغیر بأخرۃ. [تقریب التھذیب: ٣٥٩٢]۔

نوٹ: لین الحدیث سب سے ہلکی ترین جرح ہے جو تعدیل کے قریب ہے۔ غور کریں کہ حافظ ابن حجر نے ابن عقیل کو مطلقاً لین الحدیث بھی نہیں کہا بلکہ صرف فی حدیثہ لین کہا ہے یعنی یہ ہلکی ترین جرح بھی دوام پر دلالت نہیں کرتی۔ جس طرح ''منکر الحدیث'' اور ''روی المناکیر'' میں فرق ہے اسی طرح مطلقاً ''لین الحدیث'' کہنے اور صرف ''فی حدیثہ لین'' کہنے میں بھی بہت فرق ہے۔ یہ جرح ''صدوق لہ اوہام'' یا ''صدوق یخطئ'' وغیرہ جیسی ہی ہے جس میں راوی کی حدیث کم از کم حسن ہوتی ہے۔ اس بات کو مزید تقویت اس طرح بھی ملتی ہیکہ دوسرے مقامات پر حافظ ابن حجر نے ابن عقیل کی احادیث کی تحسین کی ہے، مثلاً حافظ ابن حجر نے ابن عقیل کی روایت کو'' حسن'' قرار دیا ہے۔ دیکھیں:[المطالب العالیہ:٧٠/٥، ٤٥٢/١٠]۔

اور تلخیص الحبیر میں حافظ صاحب فرماتے ہیں:

وَابْنُ عَقِيلٍ سيء الْحِفْظِ يَصْلُحُ حَدِيثُهُ لِلْمُتَابَعَاتِ فَأَمَّا إِذَا انْفَرَدَ فَيُحَسَّنُ وَأَمَّا إِذَا خَالَفَ فَلَا يُقْبَل. [٢٥٥/٢]۔

اور ایک مقام پر ابن عقیل کی بیان کردہ ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں:

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. [بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام: ١٤٢/١ ح:٤٩١]۔

۳۵۔ حافظ نور الدین الہیثمی (المتوفی:۸۰۷ھ) ابن عقیل کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ... قُلْتُ: فَالْحَدِيثُ حَسَنٌ. [مجمع الزوائد:٢٦٠/١-٢٦١]۔

اس کے علاوہ درج ذیل مقامات پر بھی آپ نے ابن عقیل کی توثیق کر رکھی ہے:

[١٥٠/٣]۔ **وقال: فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَفِيهِ كَلَامٌ.**

[٢٧٨/٣]۔ **وقال: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَفِيهِ كَلَامٌ وَمَعَ ذَلِكَ فَحَدِيثُهُ حَسَنٌ.**

[٧٦/٤]۔ **وقال: رِجَالُ أَحْمَدَ، وَأَبِي يَعْلَى، وَالْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ، وَفِيهِ كَلَامٌ.**

[٢٤٠/٤]۔ **وقال: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَفِيهِ ضَعْفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.**

۳٦۔ علامہ شہاب الدین البوصیری (المتوفی:۸۴۰ھ) نے ان کی کئی احادیث کے متعلق فرمایا:

إسنادہ حسن. [مصباح الزجاجۃ:١٢١/١، ١٤٣/١، ١٥٣/١، ١١٤/٢ ......]۔ وغیرہ۔

۳۷۔ علامہ القسطلانی (المتوفی: ۹۲۳ھ) ابن عقیل کی ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

وفیہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل وحدیثہ حسن. [ارشاد

السارى:۴۳۰/۳]۔

۳۸۔ متقی الہندی الحنفی (المتوفی :۹۷۵ھ) نے ابن عقیل کی حدیث کی تصحیح کرتے ہوئے کہا:

وهذا إسناد صحيح.[كنز العمال:۱۸۷۹۹]۔

خلاصہ التحقیق:

عبد اللہ بن محمد بن عقیل جمہور محدثین کے نزدیک صدوق حسن الحدیث ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔ ان پر کی گئی زیادہ تر جروح جمہور کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بہت نرم، اور بلا بیان السبب ہیں۔ چنانچہ محدث العصر شیخ ناصر الدین الالبانی ان کے متعلق فرماتے ہیں:

فيه كلام لا ينزل به حديثه عن رتبة الحسن. [ارواء الغليل: ۳۵۱/٤، و سلسلة الصحيحة:۴۵۷/۲، ۵۹٤/۲]۔

اور فرماتے ہیں:

هو حسن الحديث إذا لم يخالف. [ارواء الغليل:٤٠٤/٤، و سلسلة الصحيحة:۹۹/۵ ح:۲۰٦۷]۔